ہو گی ۔ جو نام نہاد محققین ان کا احترام نہیں کرتے وہ ہمارے کچھ بھی نہیں لگتے بلکہ ہمارے کھلے دشمن ہیں مجلس احرارِ اسلام روزِ اوّل سے ہی عقیدہ ختم نبوت اور مقام و منصبِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے تحفظ کے لئے جد و جہد میں مصروف ہے ۔ ہم دیوبندی ، اہلِ حدیث اور بریلوی سب کے خادم ہیں اور ان سب کو اپنا مسلمان بھائی سمجھتے ہیں یہ تینوں اہلِ سنت والجماعت میں شامل ہیں ۔ مگر ان میں سے جو بھی کسی صحابیٔ رسول پر تنقید کرے گا ہم اس کے خلاف بھرپور آواز بلند کریں گے اور ہم لوگوں کو بتائیں گے کہ یہ سبئی تبرائی ہے ۔ سیہ پوش کا ایجنٹ ہے ہم اہلِ سنت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

بقیہ از صفحہ ۶۴

ادا کیا ہے ــــــ اور ــــ ؎

ترا خلیفہ کہاں تک لہو بہائے گا ؟ ؎ خدا سے پوچھ رہی ہے افغانستان کی جنگ

متذکرہ بالا حقائق و شواہد کی روشنی میں یہ بات بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ آج کل کا تعلیم یافتہ مہذب شہری شکل و صورت میں آدمی مگر خواہشات میں بھیڑیا ۔ لیبارٹریوں میں سائنس دان مگر میدانوں میں جنگلی درندہ ، اپنے ہاتھ پاؤں سے انسان مگر روح بہیمی میں دُنیا کا سب سے زیادہ خونخوار جانور ہے ۔ وہ اپنی تجربہ گاہوں میں تو انسان کہلاتا ہے ۔ مگر اُسکی آج کی سائنسی ترقی کے حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ چیتے کی کھال اس کے چمڑے کی نرمی سے زیادہ حسین ہے اور بھیڑیئے کے پنجے اس کے دُخانِ تبسم سے زیادہ نیک ہیں ۔ شیر خون خوار ہے مگر غیروں کے لئے ، سانپ زہریلا ہے مگر دوسروں کے لئے ۔ مگر آج کا مہذب انسان ، دنیا کی اعلیٰ ترین مخلوق جسے سائنٹیفک انسان کا نام دیا جاتا ہے ، اپنے ہی ہم جنسوں کا خون بہاتا ہے ، اور اپنی ہی نوع کے لئے درندہ و خونخوار ہے کہ ؎

ہے دِل کے لئے موت مشینوں کی حکومت
احساسِ مروّت کو کچل دیتے ہیں آلات !

بقیہ از صفحہ ۳ محولہ بالا تجزیے اور اسلوبیاتی موازنے کے بعد اس بات کے خاصے شواہد سامنے آجاتے ہیں کہ مولانا آزاد کا بنیادی اور مرکزی اسلوب نگارش ترجمان القرآن میں کیونکر ظہور پذیر ہوا ہے اور ترجمان القرآن کے بعد کی تحریریں ، بہ شمول غبار خاطر کی نثر ، کس طرح اسی اسلوب کی توسیع کرتی ہیں ۔

بھکر
نمائندہ خصوصی

صحابۂ کرام کے خلاف بدزبانی کرنیوالوں سے رواداری نہیں کیجا سکتی

علماء جمہوری اداروں میں بات نہیں منوا سکتے تو مدرسوں میں واپس آجائیں:

جامعہ رشیدیہ میں سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ کا خطاب

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ نے جامعہ رشیدیہ بھکر میں سیرتِ صحابہ کرام کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اُمتِ مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحابہ کرام قرآن کریم کی رو سے معیارِ حق و صداقت ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا صحیح نمونہ ہیں لیکن انتہائی شرم کی بات ہے کہ مسلمانوں کے ملک پاکستان میں صحابۂ رسول کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ رافضی ایک محدود اقلیت ہونے کے باوجود ذرائع ابلاغ سے ان قدسی صفت انسانوں کے خلاف بدزبانی کر رہے ہیں لیکن اس سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جب اس ظلم کے خلاف آواز بلند کی جائے تو زرپرست، دین بیزار دانشور اور جمہوریت پسند طبقہ رواداری کی تلقین کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اپنے ذاتی معاملات میں کسی کی زبان درازی برداشت نہیں کرتے لیکن عقیدہ و ایمان کے مسئلہ میں ان کا جذبۂ برداشت بے غیرتی کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ صحابۂ کرام آبروئے رسالت ہیں، ان کے خلاف بدزبانی کرنے والے کسی قسم کی رواداری کے مستحق نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ دیوبندی، اہلِ حدیث اور بریلوی تینوں مسلمان ہیں ان میں گھسے ہوئے پیشہ وروں نے انتشار پیدا کیا اور بھائیوں کو آپس میں لڑا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مذہبی طبقہ داریت اور ڈیرہ داری کے تصور نے دین کی محنت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ نئی نسل کی مذہب سے دوری کے اصل مجرم وہ شیاطین ہیں جو علماء کا روپ دھار کر مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہے ہیں۔ اور اس جنگ میں اپنے مفادات سمیٹ رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت علماء کے باہمی انتشار کا نتیجہ ہے۔ خصوصاً مولانا کی شہادت کے بعد اُن کی سیاسی جماعت کا رویہ افسوسناک ہے کہ انہوں نے اسمبلی میں اس حادثہ پر کوئی احتجاج نہیں کیا!
جمہوریت پسند علماء اگر اسمبلیوں میں اپنی بات نہیں منوا سکتے بلکہ بات کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے تو وہ اپنے